مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

انجمن احیاء السنۃ

دعوۃ الحق
سلسلہ نشرواشاعت نمبر ۱۹۴

بہ فیضِ صحبتِ ابرار' یہ دردِ محبت ہے
بہ اُمیدِ نصیحت دوستو اس کی اشاعت ہے

ایصالِ ثواب اور اسکے احکام و مسائل

ازافادات

حضرت حکیم الاُمّت مجدد الملت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ

تالیف و ترتیب

حضرت صوفی محمد اقبال قریشی صاحب مدظلہم العالی

زیر سرپرستی : یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ
جامعہ مسجد قدسیہ بالمقابل چڑیا گھر، شاہراہ قائد اعظم، لاہور پوسٹ بکس نمبر 2074 پوسٹ کوڈ نمبر 54000
042-6370371
042-6373310

ناشر : انجمن احیاءُ السُّنّۃ
نفیر آباد، باغبانپورہ، لاہور۔ پوسٹ کوڈ نمبر 54000
042-6861584, 6551774

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

القول العزیز

لگا رہ اسی میں جو ہے اختیاری
نہ پڑ امر غیر اختیاری کے پیچھے
عبادت کیے جا مزا گو نہ آئے
نہ ادھی کو بھی چھوڑ ساری کے پیچھے

مجذوب رحمۃ اللہ علیہ

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

ایصالِ ثواب اور اسکے احکام و مسائل

از افادات

حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب نور اللہ مرقدہٗ

زیرِ سرپرستی : یادگار خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ پوسٹ بکس نمبر : 2074 جامع مسجد قدسیہ

بالمقابل چڑیا گھر، شاہراہِ قائدِ اعظم، لاہور۔ پوسٹ کوڈ نمبر : 54000۔ ☎ 6373310 - 042

ناشر : انجمن احیاءُ السُّنّہ (رجسٹرڈ)

نفیر آباد، باغبانپورہ، لاہور۔ پوسٹ کوڈ نمبر : 54920 ☎ -042-336767

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

نام کتاب : ایصالِ ثواب اور اس کے احکام و مسائل

نام تالیف : حضرت صوفی محمد اقبال قریشی صاحب دامت برکاتہم

ازافادات : حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب نور اللہ مرقدہ

کتابت : محمد علی زاہد

ناشر : انجمن احیاء السنہ (رجسٹرڈ)، نفیر آباد، باغبانپورہ، لاہور

ملنے کے پتے

لٹریچر کی ترسیل بذریعہ ڈاک صرف ان پتوں سے ہوتی ہے۔

یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

جامع مسجد قدسیہ بالمقابل چڑیا گھر، شاہراہ قائد اعظم لاہور۔ پوسٹ بکس نمبر: 2074

پوسٹ کوڈ نمبر: 54000 فون : 6373310 - 042

E-mail: khanqahlhr@hotmail.com

انجمن احیاء السنہ نفیر آباد ٥ باغبانپورہ ٥ لاہور

پوسٹ کوڈ نمبر 54920 فون: 6551774 - 042

نگران اشاعت

ڈاکٹر **عبد المقیم** خلیفہ مجاز : عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

32۔ راجپوت بلاک، نفیر آباد، باغبانپورہ لاہور پوسٹ کوڈ نمبر 54920 فون: 6551774 - 042

Mob: 0300-0321-0334-0313-9489624 ,

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

فہرست

ایصالِ ثواب و دعائے میت کی تاکید ——— ۱
اموات کو طاعتِ بدنیہ و مالیہ کا ثواب پہنچتا ہے، دلائلِ احادیث ——— ۲
ایصالِ ثواب کی حقیقت ——— ۷
ایصالِ ثواب کے لیے ختمِ قرآن پر اُجرت لینا باتفاق جائز نہیں ——— ۷
ایصالِ ثواب کا احسن طریقہ ——— ۸
تلاتِ کلامِ پاک کے ایصالِ ثواب کا احسن طریقہ ——— ۹
مردہ کو ثواب پہنچتا ہے اصل چیز خیرات شدہ نہیں پہنچتی ——— ۹
ایصالِ ثواب کرنے کے بعد عامل کو بھی پورا ثواب ملتا ہے ——— ۱۰
ایصالِ ثواب کی تقسیم ——— ۱۱
عباداتِ مالیہ کا ثواب افضل ہے ——— ۱۳
ایصالِ ثواب کا ایک ادب ——— ۱۴
ایصالِ ثواب کے بارے میں حکیم الامت تھانویؒ کا معمول مبارک ——— ۱۴
ارواحِ بزرگان کے ایصالِ ثواب میں نیت ——— ۱۴
قبر پر جا کر ایصالِ ثواب کرنے کی مصلحتیں ——— ۱۴
قبر پر ایصالِ ثواب کس طرح کرنا چاہیے؟ ——— ۱۵
اختتام پر نصیحت ——— ۱۷
ایصالِ ثواب کا طریقہ ——— ۱۹

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

ایصالِ ثواب

اور اس کے احکام و مسائل

ایصالِ ثواب و دعائے میّت کی تاکید از قولِ باری تعالےٰ

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○ (پ ۲۸، سورۃ الحشر، آیت ۱۰)

ترجمہ: اور ان لوگوں کا جو ان کے بعد آئے جو دُعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجئے۔ اے ہمارے رب آپ بڑے شفیق رحیم ہیں۔

ف: اس میں سابقین کے لیے دُعا کرنے کی ترغیب ہے اور صوفیا کی عادتِ لازمہ ہے اپنے سلف کے لیے دُعا اور ایصالِ ثواب کرنے کی۔

(مسائل السلوک من کلام ملک الملوک)

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

اموات کو طاعاتِ بدنیہ و مالیہ کا ثواب پہنچتا ہے‘‘ دلائلِ احادیث

۱۔ الحدیث مَا الْمَيِّتُ فِي قَبْرِهِ إِلَّا كَالْغَرِيقِ الْمُغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ أَبِيهِ أَوْ مِنْ أَخِيهِ أَوْ صَدِيقٍ لَّهُ الحدیث أَبُو مَنْصُورٍ الدَّيْلَمِيُّ فِي مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَفِيهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ الذَّهَبِيُّ حَدَّثَ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَمَّارٍ بِحَدِيثٍ بَاطِلٍ وَّ تَمَامُهُ فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّ هَدَايَا الْأَحْيَاءِ لِلْأَمْوَاتِ الدُّعَاءُ وَالْاِسْتِغْفَارُ۔

ترجمہ: میت کی حالت قبر میں ایسی ہے جیسے ڈوبتا ہوا اور مدد چاہتا ہوا (اسی طرح مردہ) منتظر دُعا کا رہتا ہے جو اس کو اس کے باپ کی یا بھائی کی یا کسی دوست کی طرف سے پہنچ جاتے اور تتمہ حدیث کا یہ ہے کہ جب وہ دُعا اس کو پہنچتی ہے تو وہ اس کے نزدیک تمام دُنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ احیاء کے ہدایا اموات کے لیے دُعا و استغفار ہیں۔

ف: یہ صریح ہے اس میں کہ احیاء کے اعمال اموات کو نافع ہوتے ہیں خواہ دُعا ہو جیسا اس حدیث میں ہے خواہ طاعاتِ مالیہ ہو، خواہ طاعاتِ بدنیہ ہو جیسا دوسری نصوص میں ہے۔

۲۔ عَنْ صَالِحِ ابْنِ دِرْهَمٍ يَقُولُ انْطَلَقْنَا حَاجِّينَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ إِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْأُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

يَضْمَنُ لِي اَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي الْمَسْجِدِ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبَعًا وَيَقُوْلُ هٰذِهٖ لِاَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ خَلِيْلِي اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعِشَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَآءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَآءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ

(رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: صالح بن درہم سے روایت ہے کہ ہم حج کرنے چلے تو ایک شخص ملے اور کہنے لگے کہ کیا تمہارے قرب میں کوئی گاؤں ہے جس کو ابلہ کہتے ہیں۔ ہم نے کہا ہے۔ کہنے لگے! تم میں کوئی شخص اس بات کی ذمہ داری کر سکتا ہے کہ میری طرف سے مسجد عشار میں دو رکعت یا چار رکعت پڑھے اور کہہ دے کہ یہ ابوہریرہ (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کی طرف سے ہے میں نے اپنے محبوب قلبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ اللہ تعالےٰ مسجد عشار کو قیامت کے دن کچھ شہدا اُٹھائے گا تو شہداء بدر کے ساتھ بجز ان کے کوئی نہ اُٹھے گا۔

ف: اس حدیث میں سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف سے پڑھنے کو اور اس کہنے سے کہ یہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف سے ہے بجز اس کے کچھ معنیٰ نہیں کہ اس کا ثواب سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ملے۔ اس لیے ایصالِ ثواب کے متعلق دو امر ثابت ہوئے۔ ایک یہ کہ جس طرح عباداتِ مالیہ کا ثواب پہنچتا ہے اسی طرح عباداتِ بدنیہ کا ثواب بھی پہنچتا ہے۔ دوسرے یہ کہ جس طرح میّت کو ثواب پہنچتا ہے اسی طرح

www.iqbalkalmati.blogspot.com مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:

زندہ کو بھی پہنچتا ہے۔ کیوں کہ یہ شخص سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ تھے اور اس وقت زندہ تھے۔ (التکشف عن مہمات التصوف صفحہ ۶۷۳)

۳۔ اَخْرَجَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ السَّمَرْقَنْدِیُّ فِیْ فَضَائِلِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ وَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَحَدَ عَشَرَةَ مَرَّةً ثُمَّ وَهَبَ اَجْرَهٗ عَلَى الْاَمْوَاتِ اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ۔ (شرح الصدور، امام سیوطیؒ)

ترجمہ: قل ھو اللہ (سورۂ اخلاص) کے فضائل میں ابو محمد سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جو شخص قبرستان میں گزرے اور گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ پڑھ کر قبرستان کے مردوں کو بخش دے تو پڑھنے والے کو اتنا ثواب ملے گا جس قدر مُردے قبرستان میں ہیں۔

۴۔ اَخْرَجَ اَبُو الْقَاسِمِ سَعْدُ بْنُ عَلِیٍّ الزَّنْجَانِیْ فَوَائِدَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَرْفُوْعًا مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ ثُمَّ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ جَعَلْتُ ثَوَابَ قِرَأَتِیْ مِنْ كَلَامِكَ لِاَهْلِ الْمَقَابِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَانُوْا شُفَعَآءَ لَهٗ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰی۔

(شرح الصدور بشرح احوال الموتٰی والقبور)

ترجمہ: ابو القاسم سعد بن علی الزنجانی سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اس کے فضائل میں بیان کرتے ہیں کہ جو شخص قبرستان میں گزرے

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور سورۃ الحمد، قل ھو اللہ اور الھکم التکاثر، پڑھے اور کہے الٰہی میں نے اس پڑھنے کا ثواب اس قبرستان کے مسلمان مردوں اور عورتوں کو بخشا، تو وہ سب مُردے روزِ جزا اس کی شفاعت کریں گے۔

۵۔ اَخْرَجَ عَبْدُ الْعَزِیْز صَاحِبُ الْخَلَالِ بِسَنَدِہٖ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ فَقَرَأَ سُوْرَۃَ یٰسٓ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَکَانَ لَہٗ بِعَدَدِ مَنْ فِیْھَا حَسَنَاتٌ۔ (شرح الصدور بشرح احوال الموتٰی والقبور)

ترجمہ: عبدالعزیز صاحب خلال نے بروایت سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قبرستان میں آئے پھر سورۂ یٰسین پڑھے اس قبرستان کے جن مردوں کو عذاب ہورہا ہے خدا تعالےٰ اس میں تخفیف فرما دیتے ہیں اور پڑھنے والے کو اتنا ثواب ہوتا ہے جس قدر مُردے قبرستان میں ہیں۔

ف: حدیث نمبر ۳، ۴، ۵ میں قبرستان سے گزرتے وقت تلاوتِ کلامِ پاک کر کے ایصالِ ثواب کرنے والے کا بھی ثواب باقی رہتا ہے۔ یہ نہیں کہ ایصالِ ثواب کرنے کے بعد ایصالِ ثواب کرنے والے کو کچھ نہ ملے۔ سُبحان اللہ حق سُبحانہٗ و تعالےٰ کی کتنی رحمت ہے!

۶۔ رَوَی التِّرْمِذِیُّ فِیْ بَابِ الْمُتَصَدِّقِ یَرِثُ صَدَقَۃً عَنْ اِمْرَأَۃٍ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ) کَانَ عَلَیْھَا (اَیْ عَلٰی اُمِّیْ) صَوْمُ شَھْرٍ قَالَ صُوْمِیْ عَنْھَا (الحدیث)

www.iqbalkalmati.blogspot.com :مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

قلت : هُوَاَصلٌ فِی وُصُولِ ثَوَابِ العِبَادَةِ البَدَنِيَّةِ كَمَامَذهَبُ الحَنفِيَّةِ وَلَايَلزِمُ مِنهُ كِفَايَةُ هٰذَاالصَّومِ، لِاِحتِمَالِ اَن يَّكُونَ مَقصُودُ المَسئُولِ مُطلَقَ النَّفعِ لَهَا وَدَلَّ حَدِيثُ اَمرِ اَبِی هُرَيرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنهُ رَجُلًا اَن يُّصَلِّیَ رَكعَتَينِ فِی مَسجِدِ العِشَاءِ وَهٰذِهٖ لِاَبِی هُرَيرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنهُ عَلٰی وُصُولِ الثَّوَابِ اِلَی الحَیِّ وَيَدُلُّ تَضحِيَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَن اُمَّتِهٖ عَلٰی وُصُولِهٖ اِلٰی مَن سَيُولَدُ۔ وَذَكَرتُ المَسئَلَتَينِ تَبعًا المَسئَلَةِ البَابِ (بوادر النوادر ج ۱ ص ۱۱۸)

ترمذی باب صدقہ میں ہے کہ "ایک عورت نے کہا کہ میری ماں کے ذمہ مہینے کے روزے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا اس کی طرف سے روزے رکھ لو۔" یہ حدیث شریف اس پر دلالت کرتی ہے کہ عباداتِ بدنیہ کا ثواب پہنچتا ہے۔ جیسا کہ حنفیہ کا مذہب ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کے روزے اس کو مطلقًا کافی ہو جائیں گے اور سیدنا حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ کا حکم فرمانا کہ "کوئی مسجدِ عشاء میں دو رکعتیں پڑھے اور کہے یہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ کے لیے ہیں" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ زندوں کو بھی ثواب پہنچتا ہے اور نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالٰے علیہ وبارک وسلم کا اپنی اُمت کی طرف سے قربانی فرمانا اس پر دلالت کرتا ہے کہ جو لوگ آئندہ پیدا ہونے والے ہیں ان کو بھی ثواب پہنچ سکتا ہے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

ایصالِ ثواب کی حقیقت

وصولِ ثواب کے لیے اس پر اوّل عامل کو ثواب ملنا شرط ہے اور ثواب ملنے کے لیے ایمان شرط ہے پس غیر مؤمن کے اس عمل یعنی اعطاء و انفاق کا ثواب نہیں پہنچ سکتا۔ (امداد الفتاوٰی جلد ۱، صفحہ ۵۴۶)

پس اگر اپنے کسی عمل[1] کا ثواب پہنچانا مقصود ہو تو چاہیے کہ خود پہلے وہ عمل کرے یہ نہیں کہ عمل کرنے سے پہلے ہی اس کا ثواب کسی کو بخش دے مثلاً اگر کسی غریب یا مسکین کو کھانا کھلا کر ایصالِ ثواب کرنا ہو تو اس مسکین کے کھانا کھا چکنے کے بعد ایصالِ ثواب کرنا چاہیے اور بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہو کر بہ خشوع و خضوع عرض کرے کہ یا اللہ میرے اس عمل کو قبول فرما اور اس کا ثواب فلاں فلاں مُردہ کو پہنچا دے۔

رد المختار، جلد ۱، صفحہ ۹۶۳ میں ہے:

وَيَقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا تَيَسَّرَ لَهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ اَللّٰهُمَّ اَوْصِلْ ثَوَابَ مَا قَرَأْنَاهُ اِلٰى فُلَانٍ اَوْ اِلَيْهِمْ۔ یعنی قرآن پاک میں سے جو پڑھنا اسے آسان معلوم ہو پڑھے اس کے بعد یوں کہے کہ اے اللہ جو میں نے پڑھا ہے اس کا ثواب فلاں کو یا ان کی طرف پہنچا دے۔

ایصالِ ثواب کے لیے ختمِ قرآن پر اُجرت لینا باتفاق جائز نہیں

علامہ شامی نے دُرِّ مختار کی شرح میں اور اپنے رسالہ شفاء العلیل میں بڑی تفصیل

---

[1] ہدایہ میں ہے کہ انسان اپنے عمل کا ثواب اپنے غیر کے لیے قرار دے خواہ وہ نماز ہو کہ روزہ کہ صدقہ (فتاوٰی رشیدیہ صفحہ ۴۵۱) یہ ہے ایصالِ ثواب کی حقیقت۔ (بندہ حقر قریشی غفرلہٗ)

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور قوی دلائل کے ساتھ یہ بات واضح کر دی ہے کہ تعلیمِ قرآن وغیرہ پر اُجرت لینے کو جن متاخرین فقہائے نے جائز قرار دیا ہے اس کی علت ایک ایسی دینی ضرورت ہے جس میں خلل آنے سے پورے دین کا نظام مختل ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس کو ایسی ہی ضرورت کے مواقع میں محدود رکھنا ضروری ہے۔ اس لیے مردوں کو ایصالِ ثواب کے لیے ختم قرآن کرانا یا کوئی دوسرا وظیفہ پڑھوانا اُجرت کے ساتھ حرام ہے کیوں کہ اس پر کسی دینی ضرورت کا مدار نہیں اور اُجرت لے کر پڑھنا حرام ہُوا تو اس طرح پڑھنے اور پڑھانے والے دونوں گنہگار ہُوئے اور جب پڑھنے والے کو کوئی ثواب نہ ملا تو وہ میّت کو کیا پہنچائے گا؟

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات پر فقہا کی بہت سی تصریحات، تاج الشریعت عینی شرح ہدایہ حاشیہ خیر الدین اور بحر الرائق سے نقل کی ہیں اور خیر الدین رملی کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ ایصالِ ثواب کے لیے قبر پر قرآن پڑھوانا یا اُجرت دے کر ختم کروانا صحابہ کرام و تابعین اور اسلافِ اُمّت سے کہیں منقول نہیں، اس لیے بدعت ہے۔

(تفسیر معارف القرآن جلد ۱ صفحہ ۱۴۹۔ از سیدی و مرشدی حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رح)

فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۵۵۴ میں ہے کہ "ثواب میّت کو پہنچانا بلا قید تاریخ وغیرہ اگر ہو تو عین ثواب ہے اور جب تحقیقات اور التزامات مروّجہ ہوں تو نا درست اور قابلِ مواخذہ ہو جاتا ہے"۔

ایصالِ ثواب کا احسن طریقہ

سب سے افضل اور بہتر صورت تو یہی ہے کہ مستحقین کو نقد تقسیم کر دیا جائے کیوں کہ نہ معلوم انہیں کیا ضرورت ہے۔ دوسرا درجہ یہ ہے کہ خشک جنس

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

دی جاتے کہ جب جی چاہے گا پکا کر خود کھالے گا تیسرے درجہ کی صورت یہ ہے کہ پکا کر خود کھلایا جائے اور اس کی بہتر صورت یہ ہے کہ روزانہ ایک دو خوراک پکا کر مستحقین کو کھلایا جائے۔ ایک دم پکانے میں مستحق اور غیر مستحق سب جمع ہو جاتے ہیں بلکہ زیادہ برادری ہی کھاتی ہے جیسا کہ رسم ہے۔ (انفاس عیسیٰ جلد ۲ صفحہ ۲۱۵)

تلاوتِ کلامِ پاک کے ایصالِ ثواب کا احسن طریقہ

قرآن شریف میں ایصالِ ثواب کے لیے احباب خاص سے کہ دیا جاتے کہ اپنے اپنے مقام پر حسبِ توفیق پڑھ کر ثواب پہنچا دیں۔ اجتماعی صورت اس میں بھی مناسب نہیں کیوں کہ اس میں اکثر اہلِ میت کو جتلانا ہوتا ہے خلوص نہیں ہوتا۔ (انفاسِ عیسیٰ جلد ۲ صفحہ ۲۱۵)

مُردہ کو ثواب پہنچتا ہے اصل چیز خیرات شدہ نہیں پہنچتی

عوام کا یہ اعتقاد ہے کہ جو چیز صدقہ کی جائے مُردہ کو وہی پہنچتی ہے چنانچہ بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ حضرات شہیدانِ کربلا رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے لیے ایصالِ ثواب کے لیے محرم میں شربت پلاتے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ شربت کا ثواب شربت کی صورت میں ہی پہنچتا ہے یہ غلط ہے۔ حالانکہ نص سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حق تعالےٰ کے یہاں نیت اور تقوےٰ پہنچتا ہے۔ دوسرے ان کے فعل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے نزدیک حضراتِ شہداء کربلا رضی اللہ تعالےٰ عنہم ابھی تک پیاسے ہیں۔

(تکمیل الانعام فی صورۃ ذبح الانعام صفحہ ۲)

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

ایصالِ ثواب کرنے کے بعد عامل کو بھی پورا ثواب ملتا ہے

فی شرح الصدور بتخریج الطبرانی :

عَنْ اَبِیْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَصَدَّقَ اَحَدُکُمْ صَدَقَۃً تَطَوُّعًا فَلْیَجْعَلْھَا عَنْ اَبَوَیْہِ فَیَکُوْنَ لَھُمَا اَجْرُھَا وَلَا یُنْقَصُ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْءٌ

شرح الصدور میں بحوالہ طبرانی حضرت ابی عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے کہ اگر تم میں سے کوئی ایک نفل صدقہ کرے پھر اس کا ثواب اپنے ماں باپ کے لیے کر دے تو اس کا ثواب ان دونوں کو ملے گا اور اس کے ثواب میں سے کچھ کم نہ ہوگا۔

یہ حدیث نص ہے اس میں کہ ثواب بخش دینے میں بھی عامل کے پاس پورا ثواب رہتا ہے اور صحیح مسلم کی حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے :

مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یُّنْقَصَ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْءٌ اَوْ کَمَا قَالَ۔

یعنی جس شخص نے کسی کو نیک بات بتلائی پس اس کے لیے اجر ہے اور اس کے لیے بھی اجر ہے جس نے اس پر عمل کیا اور عمل کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

وجہ تائید ظاہر ہے کہ دوسرے شخص کی طرف تعدیہ ثواب سے بھی عامل کا ثواب کم نہیں ہوتا اتنا فرق ہے کہ حدیث طبرانی میں تعدیہ بالقصد ہے اور حدیث مسلم میں

www.iqbalkalmati.blogspot.com مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں :

بلا قصد، سو یہ فرق حکم مقصود میں کچھ مؤثر نہیں اور فقہاء نے بھی ان روایات کے مدلول کو بلا تاویل متلقی بالقول کیا ہے :

كَمَا فِي رَدِّ الْمُخْتَارِ عَنْ زَكَاةِ التَّاتَارِ خَانِيَةِ عَنِ الْمُحِيطِ الْأَفْضَلُ لِمَنْ يَتَصَدَّقُ نَفْلًا أَنْ يَنْوِيَ بِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ لِأَنَّهَا تَصِلُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ ۔

یعنی اگر کوئی نفل صدقہ میں یوں نیت کرے کہ اس کا ثواب مومنوں اور مومنات کو پہنچے تو ان کو ثواب پہنچے گا اور ایصالِ ثواب کرنے والے کے اجر میں کمی نہ ہوگی۔

راز اس میں احقر کے ذوق میں یہ ہے کہ معانی میں توسع اس قدر ہے کہ تعدیہ الی المحل الآخر سے بھی محل اوّل سے زوال نہیں ہوتا بلکہ تعدیہ علوم و فیض میں مشاہد ہے بخلاف اعیان کے کہ وہاں ایسا نہیں بلکہ ہبہ کرنے کے بعد شئی موہوب واہب کے پاس نہیں رہتی۔ وذکر العارف الرومی فی المثنوی بعض آثار التوسع المعنوی فقال ؎

در معانی قسمت و اعداد نیست　　در معانی تجزیہ و افراد نیست

(کمالاتِ اشرفیہ صفحہ ۳۹۱، بوادر النوادر صفحہ ۳۵۳، امداد الفتاویٰ مبوب جلد ا صفحہ ۵۱۳، ۵۱۴)

ایصالِ ثواب کی تقسیم

سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے وجدان میں مُردوں کو برابر ثواب پہنچتا ہے قطبِ عالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا گمان اس کے خلاف تھا۔ (ملفوظاتِ کمالاتِ اشرفیہ صفحہ ۱۹۱)

حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحب الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے استفسار کیا تو جواباً تحریر فرمایا :

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

سُئِلَ ابْنُ الْحَجَرِ الْمَكِّيُّ عَمَّا لَوْ قَرَءَ لِأَهْلِ الْمَقْبَرَةِ الْفَاتِحَةَ هَلْ قُسِمَ الثَّوَابُ بَيْنَهُمْ أَوْ يَصِلُ لِكُلِّ مِّنْهُمْ ثَوَابُ ذَالِكَ كَامِلًا فَأَجَابَ بِأَنَّهُ أُفْتِيَ جَمْعٌ بِالثَّانِيْ وَهُوَ اللَّائِقُ بِسَعَةِ الْفَ

(شامی جلد ۱ صفحہ ۹۴۴)

یعنی ابن الحجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کچھ پڑھ کر قبرستان والوں کو بخشا جائے تو کیا وہ ثواب تقسیم ہو کر ان کو پہنچے گا یا ہر ایک کو پورا پورا ملے گا؟ آپ نے جواب دیا کہ سب کو پورا پورا ملے گا۔ اور یہ حق تعالےٰ کے بے پایاں فضل و کرم سے بعید نہیں مگر کسی نے دلیل میں کوئی نص ذکر نہیں کی اور ظاہر ہے کہ مسئلہ قیاسی ہے نہیں۔ اس لیے بدون نص اس میں کوئی حکم کیا جا سکتا۔ البتہ حدیث طبرانی اِذَا تَصَدَّقَ اَحَدُکُمْ صَدَقَۃً تَطَوُّعًا فَلْیَجْعَلْھَا عَنْ اَبَوَیْہِ فَیَکُوْنَ لَھُمَا اَجْرُھَا وَلَا یُنْقَصُ عَنْ اَجْرِہٖ شَیْءٌ۔ کے ظاہر الفاظ سے عدم تجزی پر دال کیا جا سکتا ہے کیونکہ اجرہا کا مرجع صدقہ ہے جس کا حقیقی مفہوم کل الصدقہ ہے نہ کہ جزء۔ الصدقہ اور لھما سے متبادر اور شائع اطلاق کے وقت کل واحد ہوتا ہے اور مجموعہ مراد ہونا محتاج قرینہ ہوتا ہے اور قرینہ کا فقدان ظاہر ہے، پس معنی یہ ہوئے کہ دونوں میں سے ہر ہر واحد کو پورے صدقہ کا اجر ملے گا۔ (کمالاتِ اشرفیہ صفحہ ۳۹۲)

ایک مرتبہ مجلس میں اس کا تذکرہ آیا کہ ایصالِ ثواب سے موصل کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوتی بلکہ ایصالِ ثواب کا الگ مزید ثواب ملتا ہے نیز جن جن کو ایصال کیا جاتا ہے سب کو اتنا اتنا ثواب مل جاتا ہے اس کی تائید میں مولانا رومی رحمۃ اللہ

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

علیہ کا یہ شعر پڑھا ؎

در معانی قسمت و افراد نیست　　　در معانی تجزیہ و اعداد نیست

اس کی حسی مثال یہ ہے کہ مثلاً ایک چراغ سے ہزار چراغ روشن ہو سکتے ہیں اور ایک استاد ایک وقت میں سو شاگردوں کو تعلیم دے سکتا ہے نہ اس چراغ کی روشنی میں کچھ کمی آتی ہے نہ اُستاد کے علم میں۔ (کمالاتِ اشرفیہ صفحہ ۳۱۵)۔ حضرتؒ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایصالِ ثواب جس کی تقسیم، عدمِ تقسیم میں کوئی نص قطعی نہیں اور اس میں اختلاف[1] ہوا ہے، یہی فرمایا تھا کہ ہم کو اللہ تعالےٰ سے یہی اُمید[2] ہے کہ جب ہم چند آدمیوں کو ایک عمل کا ثواب پہنچاتے ہیں تو سب کو برابر ہی پہنچتا ہے اللہ تعالےٰ کے ہاں کچھ کمی تھوڑا ہے۔ (آداب المصاب لتسلیۃ الاحباب صفحہ ۳۲)

عباداتِ مالیہ کا ثواب افضل ہے

عباداتِ مالی کا ثواب پہنچنا اہلِ حق کے نزدیک متفق علیہ ہے اس لیے افضل ہے، دوسرے اس میں نفع تعدی بھی ہے۔ تیسرے عبادتِ مالی میں نفس پر گرانی زیادہ ہوتی ہے اور عبادت بدنی کے ایصالِ ثواب میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اختلاف ہے۔ (کمالاتِ اشرفیہ صفحہ ۱۳۳)۔ البتہ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دونوں قسم کی عبادت کا ثواب پہنچتا ہے، بہر حال عباداتِ مالیہ کے ثواب کی فضیلت مُردہ کے حق میں اس وجہ سے ثابت ہے۔ (کمالاتِ اشرفیہ صفحہ ۱۹۰)

---

[1] جن علماء سے کلام منقول ہے مقصود ان کا حکم لگانا نہیں بلکہ محض بعض احتمالات کی قربیت کو بیان کرنا ہے (امداد الفتاویٰ جلد ا صفحہ ۱۴۹)۔

[2] حدیثِ قدسی ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ یعنی حق شانہٗ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوں۔ (احقر قریشی غفرلہٗ)

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

ایصالِ ثواب کا ایک ادبؒ

ادب یہ ہے کہ کچھ پڑھ کر علیحدہ بھی صرف حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلّم کی رُوحِ مُبارک کو ثواب بخش دیا کرو خواہ زیادہ کی ہمت نہ ہو مثلاً تین بار قل ھو اللہ پڑھو ایک کلام مجید کا ثواب پہنچ جائے گا (کمالاتِ اشرفیہ صفحہ ۱۹۰)

ایصالِ ثواب کے بارے میں حکیم الامّت تھانویؒ کا معمول مُبارک

فرمایا میں جو کچھ روزمرہ پڑھتا ہوں اس کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تمام صحابہؓ کرام، اور تمام انبیا۔ وصلحا۔ وعام مسلمین ومسلمات کو جو مرچکے یا موجود ہیں یا آئندہ پیدا ہوں گے سب کو بخش دیتا ہوں اور کسی خاص موقع پر کسی خاص مُردے کے لیے بھی کچھ علیحدہ پڑھ کر بخش دیتا ہوں۔ (کمالاتِ اشرفیہ صفحہ ۱۹۱)

ارواحِ بزرگان کے ایصالِ ثواب میں نیّت

اگر بلا کسی خاص اہتمام اور بلا قید کسی تاریخ یا مہینہ کے بذریعہ طعام غربا۔ ومساکین، یا زرِ نقد بطور امداد غربا۔ ومساکین کے بزرگان سلف کو ایصالِ ثواب کیا جائے تو موجبِ ثواب ہے مگر یہ نیت نہ ہو کہ اس عمل سے ان کی ارواحِ طیبہ سے فیض ہوگا گو باطنی ہی سہی۔

(تربیت السالک حصہ ہفتم صفحہ ۲۴، بوادر النوادر جلد ا صفحہ ۶۲ مطبوعہ دیوبند)

قبر پر جا کر ایصالِ ثواب کرنے کی مصلحتیں

قبر پر جا کر ایصالِ ثواب کرنے میں تین مصلحتیں ہیں

ا۔ قبر پر جا کر فاتحہ پڑھنے سے علاوہ ایصالِ ثواب کے خود پڑھنے والے کو

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہ فائدہ ہوتا ہے کہ وہاں استحضار موت کا زیادہ ہوتا ہے۔

۲/ باطنی مصلحت یہ ہے کہ مردہ کو ذکر سے اُنس ہوتا ہے خواہ آہستہ آہستہ پڑھا جائے یا زور سے حق تعالےٰ مُردہ کو آواز پہنچا دیتے ہیں۔ یہ بات اولیاء اللہ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ عام مسلمین بھی سنتے ہیں کیونکہ مرنے کے بعد روح میں بہ نسبت حیات کے کسی قدر ایک اطلاق کی شان پیدا ہو جاتی ہے اور اس کا ادراک بڑھ جاتا ہے مگر نہ اتنا کہ کوئی ان کو حاضر و ناظر سمجھنے لگے۔

۳/ ذکر کے انوار جو پھیلتے ہیں اس سے بھی بڑھ کر راحت پہنچتی ہے۔

(ملفوظات کمالاتِ اشرفیہ صفحہ ۱۹۰)

قبر پر ایصالِ ثواب کس طرح کرنا چاہیے؟

قبلہ کی طرف پُشت کر کے فاتحہ پڑھنا چاہیے تاکہ مُردہ کا مواجہ ہو۔ (فیوض الرحمان صفحہ ۱۲۳)

قبر پر ویسے ہی دُعا کرنا اور ثواب پہنچا دینا چاہیے۔ قبر کی طرف منہ کر کے اور ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنے کو فقہاء نے منع کیا ہے اس میں صاحبِ قبر سے استفادہ کا شُبہ ہوتا ہے ہاں قبر کی طرف پشت کر کے دُعا مانگنا جائز ہے۔ اسلام میں توحید کی بے حد حفاظت کی گئی ہے مگر لوگ خیال نہیں کرتے گڑبڑ کرتے ہیں۔ ان ہی باتوں سے بدعات پیدا ہو گئی ہیں۔ (الافاضات الیومیہ ملفوظ صفحہ ۹۹ جلد ۵)

اکثر عوام حضرت اولیاء اللہ کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر اس نیت سے فاتحہ نیاز دلاتے ہیں کہ ان سے ہماری کار برآری ہو گی، ہمارا رزق بڑھے گا اور اولاد کی عمر بڑھے گی، ہر مسلمان جانتا ہے کہ اس طرح کا عقیدہ شرک ہے۔ (اصلاح الرسوم صفحہ ۱۱)

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

اکثر عوام کی عادت ہے کہ بہت سے طعام میں سے تھوڑا کھانا کسی طباق یا خوان میں رکھ کر اس کو روبرو رکھ کر فاتحہ وغیرہ پڑھتے ہیں۔ کیا نعوذ باللہ تعالےٰ حق شانہ کو نمونہ دکھلانا مقصود ہے کہ اس قسم کا کھانا دیگ میں ہے کیونکہ ایصالِ ثواب تو ساری دیگ کا کرنا مقصود ہے نہ کہ سامنے موجود کھانے کا۔ ورنہ موجودہ کھانے کے علاوہ بقیہ دیگ کا کھانا ضائع ہوگا۔ غرض یہ حرکت محض رواج کی پابندی ہے اور پابندی بھی ایسی کہ عوام سمجھتے ہیں کہ محض اس ہیئت خاصہ کے ثواب بھی نہ پہنچے گا۔ اس لیے یہ قابلِ ترک ہے جب کہ طعام کے علاوہ روپیہ، کپڑا یا غلہ کے ایصالِ ثواب کے وقت اس قسم کی فاتحہ کا اہتمام نہیں کیا جاتا اور نہ روبرو رکھا جاتا ہے۔ یہ تکلف تو صرف طعام و شیرینی میں کیا جاتا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھو اصلاح الرسوم صفحہ ۱۲۰۔

ایک عادت اور رواج یہ ہے کہ کھانا کھلانے و دینے کے قبل بطریق متعارف چند مخصوص سورتیں کھانا سامنے رکھ کر بخشتے ہیں۔ جب کھانا پک کر تیار ہوا ہے اور ابھی تک کسی کو نہیں کھلایا گیا تو ایصالِ ثواب کس چیز کا کیا جارہا ہے کیونکہ ایصالِ ثواب کی حقیقت میں بیان ہو چکا ہے کہ ایک شخص نے کوئی نیک کام کیا اس کو کچھ ثواب ملنے کی توقع ہوئی جو کچھ ثواب اس کو ملا اس نے اپنی طرف سے دوسرے کو بخش دیا۔ اگر کہا جائے کہ نیت کھلانے کی ہے اس لیے یہ اہتمام کیا جارہا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نیت تو کھانا پکانے سے قبل بھی ہو چکی تھی پھر اس کھانے کے وقت یہ تکلف کیوں برتا جاتا ہے؟ غرض یہ حرکت محض لغو اور بے معنیٰ ہے جو قابلِ ترک ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھو اصلاح الرسوم صفحہ ۱۲۱، ۱۲۲۔

تخصیصات و تعینات کا ضروری سمجھنا مثلاً شب براءت میں حلوہ، عاشورہ

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

محرم میں کھچڑا وغیرہ اسی طرح معین تاریخوں کا اہتمام مثلاً گیارہویں یا مردہ مرنے کے بعد تیجہ، دسواں، بیسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ واجب الترک رسومات ہیں جس میں رسم ورواج کی پابندی، ریا وتفاخر ومکروہات وقیودات شامل ہیں شریعت میں ان کی کچھ اصل نہیں بلکہ تردد ناجائز ہے۔

اختتام پر نصیحت

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحفۃ الموحدین میں ایصالِ ثواب کے بیان میں بلبل شیرازی کا عجیب شعر نقل کیا ہے ؎

برگ عیش بگو وخویش فریس	کس نیارو زکس تو پیش فریس

یعنی عیش کے سامان مرنے سے قبل اپنی قبر میں تو خود بھیج لے کیونکہ کوئی کسی کے کام نہیں آتا۔ اس لیے تو اپنا سامان خود بھیج لے۔

اس دور میں تو مذکورہ شعر حقیقت کا مصداق ہے اس لیے ہمیں مرنے کے بعد یہ توقع نہیں رکھنی چاہیے کہ کوئی ہمارے لیے ایصال کرے گا گویا اس کا مصداق ہونا چاہیے ؎

طمع فاتحہ از خلق نداریم نیاز
عشق من از پس من فاتحہ خانم بایست

آج کل اپنے احبا۔ واقربا۔ وجمیع مسلمین ومومنات کو ایصالِ ثواب کا اہتمام بہت ہی کم کیا جارہا ہے۔ گویا مرتے ہی بھول جاتے ہیں۔ ایصالِ ثواب کا بطریق مشروع بلا فسادِ عقیدہ، بلا تخصیصِ ایام وبلا قیدِ رسومات کا ضرور اہتمام کرنا چاہیے کیونکہ ہمارے پیرانِ پیر شیخ المشائخ حضرت امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہ کا ارشاد ہے:

گاہ گاہ عوام مسلمین کی قبروں پر جاکر ایصالِ ثواب کریئے۔ (ضیاء القلوب)

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں کہ عالمِ برزخ بلاشبہ مومن کے حق میں بڑی نعمت ہے کہ اپنے اعمال تو مرنے کے بعد ختم ہو جاتے ہیں لیکن احباب کی دعائیں و ایصالِ ثواب اس تک پہنچتی رہتی ہیں البتہ کافر کو ایصالِ ثواب سے کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا یہ صرف مسلمان کے لیے خاص ہے۔

اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی۔ آمین

تمت بالخیر

کوچ ہاں اے بے خبر ہونے کو ہے
تا بکے غفلت سحر ہونے کو ہے
باندھ لے توشہ سفر ہونے کو ہے
ختم ہر فردِ بشر ہونے کو ہے

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

مجذوبؔ رحمۃ اللہ علیہ

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

ایصال ثواب کا طریقہ

دُرود شریف کا پڑھنا نیکی ہے، پورے قرآن پاک کا پڑھنا نیکی ہے سُورۃ یٰسین کا پڑھنا نیکی ہے سُورۃ فاتحہ (الحمد شریف) اور سُورہ اخلاص (قُل ھو اللّٰہ) کا پڑھنا نیکی ہے سُبحان اللّٰہ کہنا نیکی ہے کسی کو کھانا کھلانا نیکی ہے کسی کو کپڑے پہنا دینا نیکی ہے کسی کو راستہ بتلا دینا نیکی ہے۔ راستے کا پتھر ہٹا دینا نیکی ہے دین کی بات دُوسروں تک پہنچانا نیکی ہے غرض انسان جو بھی نیک کام کرتا ہے اُس نیک کام کا ثواب اُس شخص کو ہوتا ہے۔

اَب وُہ آدمی جس نے کوئی بھی نیک عمل کیا ہے وہ دُعا مانگے کہ اے اللّٰہ! میری اس عبادت کو قبول فرما اور اس کا ثواب آقائے نامدار حضرت محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش فرما اور اس کا ثواب آں حضرت صلّی اللّٰہ علیہ وسلم کے صدقے و طفیل سے آپؐ کی آل پر، صحابہ کرام رضوان اللّٰہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر، اولیائے کرام رحمۃ اللّٰہ علیہ اور میرے جملہ رشتہ داروں کو کل مسلمان مرد اور عورتوں کی رُوح کو پہنچا خصوصاً اس کا ثواب (جس آدمی کو پہنچانا چاہیں نام لیکر) اس شخص کو پہنچا۔ آمین!

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

امورِ سبعہ برائے تسہیل عشرہ مذکورہ

مندرجہ ذیل سات باتوں کے اہتمام سے امورِ عشرہ مذکورہ بالا پر عمل میں ان شاء اللہ سہولت ہوگی

ا: دُعا کا خاص اہتمام کرنا۔ بالخصوص فرض نمازوں کے بعد اور اسی طرح تلاوتِ کلامِ پاک کے بعد۔

ب: اللہ تعالٰے کے انعامات کو سوچنا (کم از کم ۵ منٹ) مثلاً انسان بنایا، پھر معاش ایسی دی کہ لاکھوں سے بہتر حالت ہے، پھر نعمتِ ایمان دے کر کروڑوں بلکہ اربوں سے بہتر بنایا، اس کے بعد خصوصی نعمتوں کو سوچے۔

ج: مطالعہ سیرتِ سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم مثلاً سیرتِ خاتم الانبیاءؐ (اوجز السیر) مولفہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ (مفتی اعظم پاکستان) ومطالعہ سیرت صحابہ راشدین رضی اللہ عنہم و اولیاء فائزین رحمہم اللہ تعالٰے۔

د: اہتمام صحبت صالحین ومتقین۔

ھ: محبت کاملین ومحبین۔

و: مکاتبت با عاملین ومصلحین۔

ز: مطالعہ کتب وملفوظاتِ اکابرین بالخصوص ۱، اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ۲، جزاء الاعمال ۳، حقوق الاسلام ۴، حیوۃ المسلمین ۵، حکایاتِ صحابہ۔ ۶، تبلیغ دین محشیؔ ۷، فضائل تبلیغ ۸، الافاضات الیومیہ ۹، حسن العزیز ۱۰، انفاس عیسٰی ۱۱، سلسلۂ مواعظ التبلیغ۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

دینی تعلیم و تربیت کی اہمیت

ہمارے ملک میں چھوٹے بڑے دینی مدارس و مکاتب کا ایک سلسلہ قائم ہے جو کہ قناعت و استغنا اور توکل علی اللہ کو اپنا سرمایہ بناتے ہوئے دینی تعلیم و تربیت کے اہم کام میں مصروف ہیں ان مدارس نے دین اسلام کا اس کے مزاج و کردار اور پوری خصوصیات کے ساتھ صرف تحفظ ہی نہیں کیا بلکہ ملت کے کروڑوں افراد اور ان کی آنے والی نسلوں کی حیاتِ ایمانی اور اسلامی تہذیب و تمدن سے وابستگی میں جو نمایاں کردار ادا کیا ہے وہ تاریخ کا ایک زریں باب ہے اس کے باوجود ایک طبقہ ایسا ہے جو دینی مدارس کی افادیت کا قائل نہیں ہے ساتھ ہی ان کے وجود کو غیر ضروری سمجھتا ہے چنانچہ انکی یہ کوشش رہتی ہے کہ ان مدارس و مکاتب کو جدید تعلیم کے لیے استعمال کیا جائے جو کہ ملک و ملت کے حق میں مفید ہوگا۔

اس سلسلہ میں حکیم الاُمت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ کا درج ذیل ارشاد گرامی مشعلِ راہ ہے۔

اس میں ذرا شبہ نہیں کہ اس وقت علوم دینیہ کے مدارس کا وجود مسلمانوں کے لیے ایسی بڑی نعمت ہے کہ اس سے فوق متصور نہیں۔ دنیا میں اگر اسلام کی بقا کی کوئی صورت ہے تو یہ مدارس ہیں کیونکہ اسلام نام ہے خاص عقائد و اعمال کا جس میں دیانت، معاملات، معاشرات اور اخلاق سب داخل ہیں اور ظاہر ہے کہ عمل موقوف ہے علم پر اور علوم دینیہ کی ہر چند کہ فی نفسہ مدارس پر موقوف نہیں مگر حالات وقت کے اعتبار سے ضرور مدارس پر موقوف ہے۔[1]

ایک اور موقع پر فرماتے ہیں کہ مدارس اسلامیہ میں بے کار پڑے رہنا بھی انگریزی میں مشغول ہونے سے لاکھوں کروڑوں درجہ بہتر ہے اس لیے گو لیاقت اور کمال حاصل نہ ہو لیکن کم از کم عقائد تو خراب نہ ہوں گے اور مسجد کی جاروب کشی اس وکالت اور بیرسٹری سے بہتر ہے جس میں ایمان میں تزلزل ہو اور خدا رسول صحابہؓ اور بزرگان دین کی شان میں بے ادبی ہو جو انگریزی کا اس زمانہ میں اکثر یہی بلکہ لازمی نتیجہ ہے ہاں جس کو دین ہی کے جانے کا غم نہیں وہ جو چاہے کہے اور کرے۔[2]

[1] تجدید تعلیم و تبلیغ صفحہ ۶۶ [2] تجدید تعلیم و تبلیغ صفحہ ۱۷۷

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

القول العزیز

سختی راہ سے نہ ڈر ہاں اک ذرا ہمت تو کر
گامزن ہونا ہے مشکل راستہ مشکل نہیں
کام کر خود کام پہنچا دیتا ہے انجام تک
ابتدا کرنا ہے مشکل انتہا مشکل نہیں

مجذوب رحمۃ اللہ علیہ

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

القول العزیز

جو اک غلامی کا ہے زیب مسلم
کہ ہر چیز موزوں ہے اپنے محل میں
یہ اعمال بد کی ہے پاداش ورنہ
کہیں تیر بھی جوتے جاتے ہیں ہل میں

مجذوب رحمۃ اللہ علیہ